حب کے سربستہ راز
مولفہ
صوفی اقبال احمد

حب کے سربستہ راز
مولفہ
صوفی اقبال احمد
صوفی خالد قادری

یعنی

حُب یا عمل تسخیر کے سربستہ راز از حضرت پیران پیر
جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ جنکے ذریعہ سے عامل
ہر ایک انسان کو اپنا مطیع اور حلقہ بگوش بنا سکتا۔ اور
دور دراز مقامات سے اپنے پاس بُلا سکتا ہے۔
عاشقانِ فراق نصیب کو قربِ حبیب حاصل کرنے میں
بہت آسانی سے کامیابی ہو سکتی ہے جبکہ ان سربستہ رازوں
کی جو اولادِ غوث الاعظم میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ جبکہ
اُن کی ایک بزرگ سے اجازت ملی ہے

مؤلفہ صوفی اقبال احمد

حسب فرمائش محمد اسلم خان تاجر کتب لاہور
حمیدیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر چھپا

دیباچہ

مغربی علوم کی تعلیم طبیعات اور سائنس کے تجربوں نے لوگوں کے دلوں سے کلام اور
منتروں کی تاثیر بالکل اُڑا دی وہ زمانہ جاتا رہا کہ آدمی کو دنبہ بنا دیا کرتے تھے وہ لوگ
قبروں میں جا سوئے۔ جو اپنی روح دوسرے کے قالب میں ڈال دیا کرتے تھے۔ کام اس میں اب بات
بالکل نہیں ہے۔ کہ کبھی ناک دیوار سے چپکا دیں یا گھوڑا یا وغیرہ بنا کے باندھ دیں۔ تنور سے میں ایسی
گوا لے ہیں کہ وہی کھلا کر اپنا کرلیں۔ یہ باتیں اب سب پرانی داستانیں ہیں۔ وجہ یہ
کہ زمانہ علوم ظاہری کی طرف مائل ہے۔ اور اہل زمانہ سائنس کے دلدادہ ہیں میں بھی
تعلیم کا حامی اور سائنس کا گرویدہ ہوں۔ اور اسی بہت مدت تک منتروں کی تاثیروں سے
متنفر رہا ہوں لیکن ایک روز ایک قلمی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور یہ قلمی کتاب
کسی شخص نے طب اور روحانی کتب کے بارہ میں بہت سے مختلف کتب کے مضامین
سے فراہم کرکے بنائی تھی۔ اسمیں کئی عجیب وغریب علاج اور ایسی باتیں میری نظر سے
گذریں۔ جنہوں نے حیرت میں ڈال دیا اور جب تجربہ کرکے انکو صحیح پایا تو اور
بھی حیران ہوا۔ کیونکہ ان تجربوں کا صحیح ہونا اور انکی تاثیر کا پورا اثر ہونا بظاہر
سائنس کے خلاف تھا۔ مثلاً اسمیں لکھا تھا۔ کہ بچوں پر چارپائیوں کا سایہ نہ پڑنے
دو۔ ورنہ وہ بیمار ہو جائینگے۔ باہر سے چلکر اور لمبا سفر کرکے آؤ تو شیرخوار بچوں کی
چارپائی پر نہ بیٹھ جاؤ۔ ورنہ انکو بوجھ ہوجائیگا۔ بچوں کو دانت نکلتے وقت شیشہ
نہ دکھاؤ۔ بیمار ہو جائینگے۔ اگر بچوں کو نظر لگ جائے۔ تو تین چار مرچیں سرخ اسکے
سر کے گرد ۳ بار پھیر کر آگ میں ڈالدو۔ مرچوں کی دھانس ہرگز نہ اٹھیگی اسی طرح
ہر روز مرچیں وار کر آگ میں ڈالتے جاؤ جسروز دھانس اٹھے۔ اسی روز اسے آرام
ہوجائیگا۔ اگر کسی کو بخار آتا ہو تو مریض اپنے قد کے برابر کچا سوت ناپ کر
اسے تہرا کرے۔ اور جنگل میں جا کر کیکر کے درخت سے بغیر مونہہ موڑ دو دور اسکو
گرد باندھ دے۔ اور اسے کہدے کہ آج ہمارے گھر حضرت نے آنا ہے اسلئے تو اسکو
اگر لپیٹے ہیں۔ ہم لے لیں جب چاپ گھر چلا آوے۔ اور پھر پیچھے لوٹ کر نہ دیکھے۔ بخار
سے پیدا کیا جاوے۔ جسکو یہ بات سنبھال کر یوقت چلے ہیں۔ کیونکہ اگر پیچھے مڑ کر آجائیگا۔ تو وہ

زخم بہت ہی جلد اچھا ہو گا۔ جو صلیب اگر گلے میں لٹکا دیں تو مرگی کو افاقہ ہو جائیگا۔
پانی کر مت الا بہنگر۔ کیونکہ اسکے پینے سے بائیں پک جائینگی سر پر سے آگ نہ لیجاؤ۔ اس سے
آگ گنج ہو جاتا ہے۔ اگر بھڑ کاٹے تو اسے فوراً مار دو سوزش نہیں ہوگی نہ جبڑ چڑھیگی۔ اگر
دیوانہ کتا کاٹے تو اسے فوراً مار کر جلا کر راکھ کر دو۔ اور راکھ کو ہوا میں اڑا دو۔ زہر نہیں چڑھیگی غرضکہ
اس طرح کی عجیب عجیب باتیں اور عجیب عجیب علاج لکھے ہوئے دیکھے۔ تو ان میں سے چند
ایک کو جو آزمایا تو صحیح پایا۔ اور جب متواتر آزمانے پر صحیح نکلے تو میرا وہ خیال کہ منتر
اور تنتر کوئی شے نہیں بدل گیا۔ اور میں اس امر کا قائل ہو گیا کہ عملوں میں ضرور تاثیر ہے
مگر چونکہ صحیح عملوں اور منتروں کا ملنا مشکل ہے اور بتانیوالے سکھانا نہیں بخل کرتے ہیں
اور اگر بتلاتے ہیں تو صحیح نہیں بتاتے۔ اسی لئے یہ علم بھی اور کئی ایک مفید علوم کی طرح لوگوں
کے سینوں ہی میں قبروں میں چلا گیا۔ مثلاً رسائن ودیا یعنی کیمیا بنانا۔ ہوان ودیا
اڑن کھٹولا کا علم۔ جوتش ودیا یعنی دل کا حال معلوم کرنیکا علم وغیرہ۔ چونکہ میں روحانی تاثیروں کا
معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے اب مجھکو اس فن کی تلاش ہوئی۔ جسکو جھاڑ پھونک کرنیوالا
سنتا اسکے پاس دوڑا جاتا۔ اور جسکو منتر یاد پاتا اسی کی خدمت کرنے لگتا غرضکہ
اسی طرح تگ و دو اور جستجو سے میں نے بہت اچھی اور مفید باتیں جمع کر لیں مثلاً سر درد کا
جھاڑ۔ بچوں کی لبالی کا جھاڑا۔ بچھو کاٹے کا منتر وغیرہ وغیرہ۔ انہیں ایام میں ایک روز ایک
شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ایک دوست کو ایسی ترکیبیں یاد ہیں کہ جو شخص اپنا
ہو جاوے۔ اور جو کچھ ہم اس سے کہیں وہ مانے۔ میرا پہلے حب کے بارہ میں یہ عقیدہ تھا
کہ حب سوا اسکے اور کچھ نہیں کہ ہم اپنی حکمت عملی سے دوسرے کو اپنے طرح پر کرلیں۔ اس
کے لئے سلوک چاہئے کسی طرح سے کیا جاوے۔ سب سے بڑھکر موثر شے ہے۔ سلوک کئی طرح
سے ہو سکتا ہے زبانی۔ مالی۔ جانی۔ چنانچہ زبانی سلوک تو زبان شیریں ہے کہ گھر میں
داخل ہو یعنی ہم بٹھاویں۔ عزت سے بلائیں۔ اسکی تعریف کریں۔ بقول کسی کے ع
خوش آمد ہر کرا کردی خوشامد۔ کسی ہندو شاعر کا قول ہے۔ کہ ع
بسے کرن اک منتر ہے جو تج دی بچن کٹھور۔ یعنی حب جس کا نام ہے
وہ شیریں زبانی ہے۔ پس ایک حب تو یہ ہوئی کہ شیریں زبانی سے ہر
شخص خواہ مخواہ اپنا ہو جاتا ہے۔ دوم حب مالی وہ یہ کہ روپیہ پیسہ اناج وغیرہ دیکر

کو اپنا کریں۔ سو یہ عمل مسمریزم ہے اور عام لوگ اس حب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تیسری
حب جانی ہے۔ وہ یہ کہ بدنی محنت سے دوسرے کو خوش کریں۔ مثلاً کسی کا بدن
دبانا۔ کرنی بوجھ اٹھانا۔ جہاں بھیجے وہاں جانا۔ گھر کے کام دھندے کر دینا وغیرہ
وغیرہ۔ اس حب سے بھی اکثر لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ الغرض پہلے میں مغربی تعلیم کے اثر
سے اسی قسم کی تسخیر و حب کا قائل تھا۔ اور چونکہ میرا خیال اب بالکل بدل گیا تھا۔ اور میں
روحانی کشش اور تاثیر کا معتقد ہو گیا تھا۔ اسلئے میں نے ان امور کے سیکھنے کا مصمم ارادہ
کر لیا کہ جس سے بظاہر بہت سے فائدے بنی نوع انسان کو پہنچ سکتے ہیں۔ الغرض مجھ
سے جس طرح بن پڑا۔ لوگوں کی خدمت کر کے چند ایک حب کے عمل سیکھے اور ان سے بہت
جائز فائدے لوگوں کو پہنچائے۔ مثلاً کئی بھائیوں میں صلح کرائی۔ جانی دشمنوں
کو ایک دوسرے کے گلے ملایا۔ اور ان کا بغض و کینہ دور کرایا۔ کئی گھروں کی خانہ جنگی دور کرا کر
مرد اور عورت میں سلوک کرا دیا وغیرہ۔ میں نے اس حب کے عمل کو چونکہ بنی نوع کے حق میں
بہت ہی مفید پایا۔ اس لئے اس کا نام میں نے عمل سلوک رکھ دیا اور یقین کر لیا کہ ایسے

کسے نیکی ببیند بہر دو سرا کہ نیکی رساند بخلق خدا

یہ مفید اور مسلم کرانیوالا علم ضرور لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیئے۔ گو اسکا دوسرا پہلو بھی اسوقت میرے
خیالمیں گذر گیا کہ بعض بدخیال اور مغلوب الخواہش اسکے بیجا استعمال سے ناجائز کام بھی
کر بیٹھینگے۔ مگر عقل سلیم بولی کہ اسمیں تیرا کوئی قصور نہیں۔ تجھپر کوئی الزام عائد ہو گا کیونکہ
ایک شخص نے تیزاب ایجاد کیا۔ چاندی۔ سونے اور دیگر دھاتوں کو سودھنے کیلئے۔ مگر
ایک شریر آدمی نے اس سے لوگوں کے کپڑے جلانے شروع کر دیئے۔ اہل مغرب نے کلوروفارم
ایجاد کیا عمل جراحی کی تکلیف رفع کرنیکے لئے۔ مگر لٹیروں نے مسافروں کو بہانے سے سنگھا کر
بیہوش کرنا اور مال لوٹ لینا شروع کر دیا۔ اہل یورپ نے کوکین نکالی۔ آنکھ کے عمل کیلئے۔ مگر
عیاشوں نے اسکو لذات حظ کیلئے کھانا شروع کر دیا تو اسمیں ایجاد کرنیوالوں کا کوئی قصور
نہیں۔ ہر ایک شخص کو اپنی نیت اور عمل کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ تو میں اسی نیک نیتی سے اس کتاب کو اس غرض سے
شائع کرتا ہوں کہ دشمن کو دوست بنایا جاوے۔ روٹھے کو منایا جاوے۔ حاکم انگریز اور مہربان کیا جاوے
اگر کسی کے متعلق کوئی کام ہو تو اس سے وہ کام کروا لیا جاوے۔ غرضکہ آپس میں اتفاق و اتحاد اور سلوک
پیدا کیا جاوے۔ پھر مجھے کسی کی غرض نہیں کہ کوئی ایسے خیالات سے اس کو بیہودہ حرکات کریگا

کریگا تو اسکا خمیازہ خود اٹھائیگا۔ الغرض اسی نیک خیال سے جو صلاح لائے بجا کر میں نے اپنی مدت العمر کے
جمع کئے عملوں کو ایک جا جمع کیا ان میں علوی اور سفلی مجرب اور بعض مجرب سبھی قسم کے نسخے ہیں کیونکہ
جتنے نسخے اس فن کے مجھکو دستیاب ہوئے وہ سب آپ کی آگاہی کیلئے درج کر دیئے۔ بعض سینہ
بسینہ کے اسرار اور مجرب ہیں بعض قلمی کتابوں اور لوگوں کی بیاضوں سے نقل کئے ہوئے ہیں بعض
استادوں کے بتائے ہوئے ہیں بعض ایسے بھی ہیں کہ استخارہ کرنے پر عالم رویا میں مجھکو بتلائے گئے ہیں
اور چونکہ میں حضرت پیران پیر کا ختم کئی روز تک پڑھتا تھا اور انہیں کی وساطت سے مجھے ایک بزرگ
کی زیارت خواب میں ہوئی۔ اور کئی ایک اسرار اور نقطے اور مخفی راز ملقین کئے اسلئے میرا اپنا خیال
اور عقیدہ ہے کہ وہ سربستہ راز جناب پیران پیر سے مجھکو پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

میں نے اس کتاب کے دو باب مقرر کئے ہیں پہلا باب علم نجوم ہے جس میں نیک و بد ساعات
معلوم کرنے نقش بھرنے۔ چلہ کشی میں پرہیز رکھنے طالب اور مطلوب کے ستارے دیکھنے غالب
مغلوب راس معلوم کرنے کے قواعد ہیں۔ اگر ان قواعد کی پابندی اور پوری ترکیب سے کوئی
عمل کیا جائیگا۔ تو امید ہے کہ انشاء اللہ پورا اتریگا۔ دوسرے باب میں مختلف عملیات علوی
اور سفلی۔ عملیات میں خود پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ شرع شریف کے خلاف اور گندے یا مکروہ عمل ہیں
مگر چونکہ جنک جب کے عمل برا ہے اور اکثر لوگ انکو بھی کرتے ہیں اسلئے واقفیت کیلئے نمونہ کے طور پر چند ایک
عملوں کو لکھدیا ہے۔ (صوفی اقبال احمد)

عامل کیلئے چند ضروری باتوں کی پابندی

(۱) عامل مشق حلال یعنی حلال کھائے اور سچ بولے۔ تب زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے (۲) پابند صوم و
صلوۃ رہے یعنی روزہ رکھے تاکہ نفس امارہ زیر ہو اور قوت بہائمیہ دبی رہے اور اپنے مذہب کے موافق
یاد الٰہی میں مشغول رہے۔ کہ طبیعت ہر وقت نیک خیال کی طرف متوجہ رہے (۳) پاک رہے پاک
کپڑے پہنے۔ پاک جگہ میں بیٹھے (۴) کوئی ایسی شے استعمال نہ کرے جس میں بدبو آتی ہو مثلاً
لہسن۔ پیاز۔ بھنگ۔ حقہ وغیرہ۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ایسی بدبودار شے کے استعمال سے ملائکہ جو
کلاموں پر موکل ہوتے ہیں۔ متنفر ہوتے ہیں۔ اور عامل کو پلید سمجھکر اسکے پاس نہیں آتے اور اس کو
کلاموں کی تاثیر نہیں ہونے پاتی (۵) بعض عملوں میں ترک حیوانات جلالی و جمالی ہوتا ہے۔ ذی جس

مطلب یہ ہے کہ حیوانات جلالی انڈہ۔ گوشت ہر قسم کی مچھلی۔ پیاز لہسن۔ ہینگ وغیرہ حیوانات
جمالی دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گھی۔ چھاچھ وغیرہ۔ پس بعض عملوں میں صرف مونگ کی دال و خشک روٹی
کھانا پڑتی ہے۔ اور بعض عملوں میں جو کی روٹی صرف نمک لگا کر کھانی پڑتی ہے۔ بعض میں تو
یہاں تک پابندی ہوتی ہے۔ کہ اپنے ہاتھ سے روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اور وہ بھی باوضو
پکانی پڑتی ہے (۷) بعض عملوں میں لکڑی کے تخت پوش پر سونا پڑتا ہے اور بعض میں صرف
فرش زمین پر بسیرا کرنا پڑتا ہے (۸) جو عملیات جنیات کی دعوت کے ہوا کرتے ہیں ان میں اپنے
گرد حصار کرنی پڑتی ہے جسکا ذکر آئندہ لکھا جائیگا۔ اور عامل کو اپنے پاس چھری رکھنی پڑتی
ہے۔ اور بعض عمل چھری کے ساتھ پانی کا بھرا ہوا لوٹا بھی رکھنا پڑتا ہے (۹) جب تک
چلہ ختم نہ ہو۔ کل پرہیزوں کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے۔ چلہ ختم ہونیکے بعد اسی عمل کو ہر روز
بلاناغہ ایکدفعہ پڑھ لینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ تاکہ ورد اور دور سے عمل پر پورا قبضہ حاصل
رہے۔ اور اسکی تاثیر گھٹنے نہ پائے۔ ورنہ چھوڑ دینے سے عمل کی تاثیر میں نقص آنیکا اندیشہ
ہوا کرتا ہے (۱۰) حب کے لئے جو عمل شروع کرے تو جن دنوں میں چاند بڑھتا ہو اُن دنوں
میں شروع کرے۔ یعنی پہلے یا دوسرے ہفتہ میں شروع کرے۔ اور اس کام کیلئے ذیل کے دن اور
وقت اچھے گنے گئے ہیں۔ دن پیر۔ بدھ۔ جمعہ۔ وقت صبح۔ شام۔ رات۔ (۱۱) بعض عملوں میں
بخور یعنی خوشبو بھی جلانی پڑتی ہے پس تسخیر اور حب کے لئے صندل سفید۔ صندل سرخ۔ الائچی سفید
کافور۔ عود۔ اگر عطریات بتاشہ۔ بیڑا خوشبو کی بتی جسے دھوپ کہتے ہیں۔ اگر کپڑوں کو معطر
کرنا ہو۔ تو کسی سفید رنگ کا عطر لگا دے۔ مثلاً موتیا۔ چنبیلی۔ روح مولسری۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ صندل
سفید وغیرہ۔ بعض میں پوشاک کی پابندی لازمی ہوا کرتی ہے سو حب اور تسخیر سفید یا کیسری زعفرانی
رنگ کی پوشاک پہنے۔ تسخیر کے بعض عملوں میں صرف ایک ہی چادر اوڑھنی پڑتی ہے یعنی جو کھلی
چادر لیکر آدھی نیچے باندھے اور آدھی اوپر اوڑھے۔ مگر سر کھلا رہنے دے (۱۲) تسخیر یا حب کا
نقش لکھنے کے لئے شاخ انار شیریں کی قلم بنانے اور زعفران یا خالص دو ماکی سیاہی بناکر
اسمیں پانی کے عوض گلاب یا عرق کیوڑہ ڈالکر خوشبودار کرے ایسی سیاہی سے تعویذ لکھے ہوئے
عموماً یا تو دریا میں ڈالے جاتے ہیں۔ یا ہوا میں اڑائے جاتے ہیں۔ بعض عملوں میں ایک پاکیزہ رکابی
میں پاکیزہ ریت بھر کر شاخ انار شیریں سے نقش لکھکر مٹاتے جاتے ہیں۔ یعنی پہلے ایک نقش لکھا
پھر اُسے مٹا دیا۔ پھر دوسرا نقش لکھا اُسے بھی مٹا دیا۔ پھر تیسرا لکھا پھر اُسے بھی مٹا دیا علی ہذا القیاس

لکھنے اور مٹاتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ تعداد معینہ پوری ہو جاتی ہے۔ ایسے نقش عموماً صبح کے وقت قبل از طلوع آفتاب لکھنے شروع کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے بہتر جگہ ایسے کام کیلئے دریا کا پاکیزہ کنارہ ہے۔ (۱۳) بعض عمل ایسے ہیں جہاں رات کو عمل پڑھنا پڑتا ہے۔ وہیں سونا پڑتا ہے ایسے عمل اپنے گھر کے کسی پاکیزہ حجرہ میں کرنے چاہئیں۔ (۱۴) بعض عملوں میں طالب اور مطلوب کا ستارہ دیکھنا پڑتا ہے اگر دونوں ستاروں میں موافقت ہوئی تو کام ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ بعض ستارے غالب اور مغلوب ہوتے ہیں۔ پس اگر طالب کا ستارہ مغلوب ہوا تو کام نہیں ہوتا۔ ستارہ نکالنے کا طریقہ ہم آگے درج کریں گے۔ (۱۵) بعض جفر کے قاعدے سے عمل کرنے کے لئے حروف کے موکل اور جن اور اسم ذات نکال کر دعا بنانی پڑتی ہے اس لئے ہم آئندہ ایک ایسا قاعدہ (نقشہ) بھی درج کریں گے جس سے اس کام میں بڑی مدد ملے۔ اور حرف کو موکل جن اور اسم ذات بہت سہل کر دیں۔ (۱۶) جب تک مطلب حاصل نہ ہو اپنا بھید کسی کو نہ دے۔ (۱۷) اثنائے عمل میں مطلوب کا تصور اور اپنی مراد کا خیال پیش نظر رکھے۔ (۱۸) عملیات میں وقت اور جگہ کا تعلق ضروری ہے یعنی جس جگہ پہلے دن وظیفہ شروع کرے اسی جگہ تا اختتام پڑھا کرے۔ اور اسی طرح جس وقت پہلے دن پڑھے اسی وقت ہر روز پڑھا کرے۔ اور جس مصلیٰ یا چٹائی پر پہلے روز پڑھے اسی پر آخر تک پڑھے ایسا نہ کرے آج گھر میں عمل پڑھا ہے تو کل دریا کے کنارے چلا گیا پرسوں کسی باغ میں اور اس سے اگلے روز کسی میدان میں۔ یا اگر آج صبح کے وقت پڑھا ہے تو کل شام کو شروع کر دیا اور پرسوں رات کو۔ ایسا کرنے سے عمل درست نہیں ہوا کرتا۔ (۱۹) کسی صاحب اجازت سے اجازت لیکر عمل پڑھے۔ یونہی شنیدہ بات کو لے دوڑنا اچھا نہیں ہوتا۔ اور نہ فائدہ کرتا ہے (۲۰) تسخیر اور حب کے لئے قلم بنانی ہو تو ساعات قمر میں بنائے۔ ہر ایک مطلب کے لئے جدا جدا ساعت ہیں مگر ہم صرف حب کے لئے مخصوص باتیں لکھتے ہیں۔ (۲۱) جفر کے قاعدے سے حب طالب و مطلوب کے نام لکھنے ہوں۔ تو پہلے طالب کا نام لکھے پھر مطلوب کا۔ اگر اس کے برعکس لکھے گا۔ تو تاثیر بھی الٹی ہو گی یعنی بجائے محبت کے عداوت ہو گی۔ اور بعض عملیات میں طالب اور مطلوب دونوں کی والدہ کا نام بھی لینا پڑتا ہے پس اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ اماں حوا کا نام لے یا لکھ دے (۲۲) حب کے لئے مشتری کی ساعت سعد ہے۔ ساعتوں کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

—۸—

نیک اور بد ساعتوں کا جدول نامہ جن کو دیکھ کر عمل کیا جاتا ہے۔

ساعات

نام دن	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارہویں	بارہویں
پیر	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل

رات کی بارہ گھڑیوں کا نقشہ

ساعات

نام رات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
پیر کی رات	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
منگل کی رات	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
بدھ کی رات	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
جمعرات کی رات	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
جمعہ کی رات	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
ہفتہ کی رات	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
اتوار کی رات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد

واضح ہو کہ علی الصباح سورج نکلتے ہی ساعات شروع ہو جاتی ہیں اور غروب آفتاب تک یکے بعد دیگرے علی التواتر ہوتی رہتی ہیں ایک ساعت ایک گھنٹہ یا ڈھائی گھڑی کی ہوتی ہے کیونکہ ایک گھنٹہ میں ڈھائی گھڑی ہوتی ہیں۔ رات کی ساعات غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق تک رہتی ہیں۔ مگر چونکہ موسموں کے لحاظ سے آفتاب کے غروب اور طلوع کا وقت بدلتا رہتا ہے۔ اسی ساعات کے استخراج میں بہت سے غور اور فکر کرنا چاہیئے تاکہ غلطی واقع نہ ہو۔ فرض کرو کہ آفتاب ٹھیک ۶ بجے نکلا ہے تو ۷ بجے تک پہلی ساعت ہوگی۔ ۸ بجے تک دوسری ۹ بجے تک تیسری علیٰ ہذا القیاس اور ہر رات ٹھیک ۶ بجے پڑی ہو تو پہلی ساعت ۷ بجے تک ہوگی دوسری ساعت رات کے ۸ بجے تک ہوگی علیٰ ہذا القیاس

اسکو بھی سمجھے۔ اب بالفرض پیر کے روز جب کوئی عمل قمر کی ساعت میں شروع کرنا ہو اور موسم ایسا ہے کہ آفتاب ۶ بجے نکلتا تو ۶ بجے تک پہلی ہی ساعت قمر کی ہے۔ یا پھر ۲ بجے بعد زوال یعنی ۲ بجے شام پھر ساعت قمر ہے لیکن ہم پہلی بتا آئے ہیں کہ حب اور تسخیر کے عمل ملل میں پڑھنے بیٹھ جائیں اسلئے پیر کے روز سب سے بہتر ساعت قمر کی صبح ۶ بجے تک ہے اسی طرح بالفرض جمعہ کی رات کو قمر کی ساعت میں کوئی عمل پڑھنا ہے اور موسم ایسا ہے کہ ۶ بجے سورج غروب ہوتا ہے۔ تو اس حساب سے ۱۱ سے ۱۲ بجے رات تک قمر کی ساعت ہے۔ ہذا القیاس۔

حروف ابجد سے موکل جن اور اسم ذات وغیرہ معلوم کرنیکا جدول

حرف	اعداد	اعداد اسم ذات	اسم حسنیٰ	موکل	جن	کواکب	جلالی جمالی	بخور
ا	۱	۶۶	اللہ	اسرافیل	نیوزش	زحل	جلالی	عود بینا
ب	۲	۱۱۳	باقی	جبرائیل	ونوش	مشتری	جمالی	شکر
ج	۳	۱۱۴	جامع	کلکائیل	زلوش	مریخ	مشترک	دارچینی
د	۴	۶۵	دیان	دردائیل	طیوش	شمس	جلالی	صندل سرخ
ھ	۵	۲۰	ھادی	دھدائیل	بروش	زہرہ	جمالی	صندل سفید
و	۶	۴۶	ولی	اتخائیل	پوریش	عطارد	جمالی	کافور
ز	۷	۳۷	زکی	شرقائیل	کاپوش	قمر	مشترک	شہد
ح	۸	۱۲۸	حق	ہنکفیل	عبوش	زحل	مشترک	زعفران
ط	۹	۲۱۵	ظاہر	اسمائیل	پدیوش	مشتری	جلالی	مشک
ی	۱۰	۱۳۰	یٰس	سراکیکائیل	شہبوش	مریخ	جمالی	گل سرخ
ک	۲۰	۱۱۱	کافی	خزائیل	قدیوش	شمس	جمالی	گل سفید
ل	۳۰	۱۲۹	لطیف	کاکائیل	عدیوش	زہرہ	جمالی	پوست سیب
م	۴۰	۹۰	ملک	رویائیل	جبوش	عطارد	جلالی	بہی
ن	۵۰	۵۶	نور	حولائیل	دلیوش	قمر	جمالی	سنبل
س	۶۰	۱۸۰	سمیع	سیمائیل	لغیوش	زحل	مشترک	خوشبو مرکب
ع	۷۰	۱۱۰	علی	لومائیل	قلیوش	مشتری	جلالی	قرنفل سفید
ف	۸۰	۴۸۹	فتاح	سرحائیل	یعلیوش	مریخ	جمالی	جوز
ص	۹۰	۱۳۴	احد	اسمائیل	قلاورش	شمس	جلالی	جلوتری

باب اول کلمات

حروف اعداد	اعداد اسم ذات	اسمائے	موکل	جن	کواکب	جلالی یا جمالی	بخور
ق ۱۰۰	۳۰۵	قادر	عطرائیل	سیمیکش	زہرہ	مشترک	ترنج
ر ۲۰۰	۲۰۲	رب	امواکیل	ربوکش	عطارد	جلالی	گلاب
ش ۳۰۰	۴۷۰	شفیع	ہرائیل	تشویش	قمر	جلالی	عود
ت ۴۰۰	۴۰۹	تواب	عزمائیل	رطیوش	زحل	جمالی	عنبر
ث ۵۰۰	۹۰۳	ثابت	یکائیل	طمیوفش	مشتری	جلالی	عود
خ ۶۰۰	۷۳۱	خالق	مہکائیل	وال پوش	مریخ	مشترک	بنفشہ
ذ ۷۰۰	۹۲۱	ذاکر	برقائیل	طعاپوش	شمس	مشترک	ریحان موتیا
ض ۸۰۰	۱۰۰۱	ضاد	خکائیل	لماپوش	زہرہ	جلالی	گل نار
ظ ۹۰۰	۱۱۰۶	ظاہر	نوزائیل	عفوروش	زہرہ	جلالی	گل نسرین
غ ۱۰۰۰	۱۱۸۶	غفور	نوحائیل	عزتوروش	قمر	جمالی	لونگ

فرض کرو کہ اب اسم خوشی محمد کا ہمنے حربیت نکالنی اور پڑھنی ہے تو پہلے اسکے کل حروف الگ الگ کریں
خ و ش ی م ح م د ۔ اب انکو خالص کریں۔ یعنی جو ایک دفعہ آجاوے پھر اُسے
دوبارہ نہ لکھیں۔ تو انکی تخلیص اس طرح ہوگی خ و ش ی م ح د ۔ اب انکی اسم ذات
اور موکل نکالیں۔ تو اس طرح نکلیں گی خ و ش ی م ح د ۔ اسم ذات خالق ۔ ولی شفیع
یسین ۔ ملک ۔ دیان ۔ اسمائے موکل مہکائیل ۔ اقتحائیل ۔ ہرائیل ۔ ساکیکائیل رویائیل
تنکفیل ۔ دردائیل ۔ پس اسم ذات اور موکل نکالکر اب اسکی عزیمت اس طرح بنائی جاتی ہے ۔ یا
مہکائیل ۔ یا اقتحائیل یا ہرائیل ۔ یا ساکیکائیل یا رویائیل ۔ یا تنکفیل یا دردائیل بحق یا خالق
یا ولی یا شفیع یا یسین ۔ یا ملک یا حق یا دیان اسقدر عزیمت پڑھکر آگے اپنا مطلب بیان کرے
اپنا اور مطلوب کا نام لیوے ۔ اور انہیں حروف کے موافق بخور جلاوے ۔ یعنی بنفشہ ۔ کافور ۔ عود
گلاب کا پھول بھی زعفران صندل سرخ یہ سب اکٹھا ملاکر آگ پہ ڈالتا ہے اس تمام قاعدہ کو خوب غور سے پڑھو اور سمجھو
یکتا قاعدہ ہے کل عملوں کی جان ہے خصوصاً علم جفر کے عمل کیلئے تو از حد ضروری ہے اور ایک عمل علم
جفر کا جو ہم اسی کتاب میں آئندہ درج کرینگے ۔ اسکا بہت بڑا مدار اسی قاعدہ پر ہے ۔ بس اگر یہ قاعدہ تمکو
اچھی طرح یاد ہوگا ۔ تو تم ضرور کامیاب ہوجاؤ گے ۔ اور اگر یاد نہ ہو یا اسکے موافق عمل نکرسکے ۔ تو ممکن ہے
کہ تم رہ جاؤ گے ایک اور بات یاد رکھنے کے لائق ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اگر کسی کے نشانہ

پر کوئی نقش تعویذ یا جنتر لکھ کر آگ میں دفن کرنی ہو تو شانہ ایسا ہو جو نقص دار نہ ہو۔ بلکہ بالکل
سالم ہو۔ کیونکہ قصائی جب شانہ کی ہڈی نکالتے ہیں تو اسمیں چھری مار کر سوراخ کر دیتے ہیں
یا اس کا ایک سرا اوپر والا توڑ ڈالتے ہیں۔ اس لئے تم ہڈی ایسی لاؤ۔ جو ان سب نقصوں سے
مبرا ہو۔ اگر میسر نہ آئے۔ تو خود ایک بکرا ذبح کر کے اسمیں سے نکال لو۔ مگر کوئی عمل اسی طرح
نعل پر کرنا ہو تو وہ نعل لاؤ جو سیاہ رنگ گھوڑے کے پاؤں سے گرا ہو۔ اور وہ ثابت
اور سالم ہو۔ اور اگر کوئی عمل پان پر کرنا ہو۔ تو حتی المقدور کپوری پان یا خوشبودار پان استعمال کیا کرو

سعد نیک ستاروں کا حال

عطارد۔ مشتری۔ قمر۔ زہرہ سعد یعنی نیک ستارے ہیں۔ نحس مریخ و زحل نحس ہیں اور راس
اور ذنب کبھی نیک اور کبھی برے ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی عمل قمر در عقرب میں ہرگز شروع نہ کرے

جن مہینوں اور تاریخوں میں قمر در عقرب ہوتا ہے اس کا جدول یہ ہے

نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ	نام ماہ	تاریخ
چیت	۱۴	بیساکھ	۱۶	جیٹھ	۱۳	اساڑھ	۱۱
ساون	۸	بھادوں	۶	اسوج	۳	کاتک	۱
مگھر	۲۸	پوہ	۲۶	ماگھ	۲۴	پھاگن	۲۱

واضح رہے کہ ہر مہینے اڑھائی روز رہتا ہے یعنی جس تاریخ کو شروع ہوتا ہے اس سے اڑھائی
روز تک شمار ہوتا ہے۔ مثلاً بیساکھ میں ۱۶ ہے تو ۱۶ تاریخ سے شروع ہو کر ۱۶۔۱۷۔ اور
نصف ۱۸ کا رہیگا۔ اور اگر یکم کاتک سے شروع ہوگا پہلی۔ دوسری اور نصف تاریخ تیسری
تک رہیگا۔ کیونکہ اڑھائی دن پورے کرنے ہیں۔ اسی طرح باقی کل مہینوں کا حال سمجھو۔ پس
لازم ہے کہ اگر کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو ان تاریخوں میں شروع نہ کرے۔ ورنہ نقصان اٹھائیگا۔
ہاں اگر کوئی عمل شروع کر رکھا ہو۔ اور اسکے چلے میں قمر در عقرب آجائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

طالع کی موافقت اور ناموافقت

اگر طالب و مطلوب کے طالعوں میں قدرتی نفاق ہے۔ تو عمل سے مطلب کا حاصل ہونا محال ہے
کیونکہ قدرتی تاثیر کبھی نہیں پھر سکتی۔ ہاں اگر قدرتی نفاق نہ ہو تو ضرور اثر ہو جاتا ہے ذیل
میں ہم پہلے صحیح کرتے ہیں۔ جس سے ہر ایک شخص کا طالع معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر طالع کی درستی

دشمنی کا حال درج کریں گے۔

نام کے راس معلوم کرنیکا طریقہ یہ ہے۔ کہ نام کے شروع کا حرف لیکر کو جدول میں تلاش کرو۔ پس جہاں وہ حرف ہوگا۔ اسکے اوپر جس برج کا نام لکھا ہوگا۔ وہی برج اس شخص کا طالع ہوگا۔ بالفرض ایک شخص کا نام خدا بخش ہے تو اسکے شروع کا حرف خ ہے۔ یعنی پیش والی خ ہے۔ پس ہمنے جدول میں جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسکا طالع کر یعنی جدی ہے۔ اور پھر دوسرے شخص کا طالع معلوم کیا جس کا نام گنگارام ہے۔ چونکہ گنگارام کو شروع کا حرف گ ہے۔ اس لئے جب جدول میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ گنگارام کا طالع کر ہے۔

پس چونکہ یہ دونوں شخص ہم طالع ہی ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں محبت قلبی کا ہونا بڑا ہی آسان ہے۔ اول تو ان میں ہمیشہ ہی موافقت رہیگی۔ اگر کسی وجہ سے ناچاقی بھی ہو جائے۔ تو بہت جلد اور بہت تھوڑے سے تدارک سے موافقت ہو جائیگی۔

ہاں اگر دو ایسے شخص بھی ہوں۔ جن میں سے ایک کا طالع اسد یعنی شیر ہو اور دوسرے کا ثور یعنی بیل ہو تو موافقت کا ہونا غیر ممکن ہے۔

جدول طالع ہا یعنی ناموں کے موافق بارہ برج جن کو راس بھی کہتے ہیں

نام برج	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
فارسی نام	بره	گاو	دوپیکر	خرچنگ	شیر	خوشہ	ترازو	کژدم	کمان	بزغالہ	دول	ماہی
اردو نام	میکھ	برکھ	متھن	کرک	سنگھ	کنیا	تلا	برچھک	دھن	مکر	کمبھ	مین
حروف	چو	ای	کا	ہی	ما	ٹو	را	تو	یے	بھو	گو	دی
	چے	او	گی	ہو	می	پا	ای	تا	یو	بجے	گے	دو
	چو	اے	کو	ہے	مو	پی	او	نی	بھا	جی	گو	تھا
	لا	او	کھا	ہو	مے	پو	رے	نے	بھی	جو	سا	جھا
	لو	با	نیا	ڈا	مو	کھا	رو	نو	بھو	بے	سجا	نیا
	لی	بو	چھ	ڈے	ٹی	ٹھا	تی	لئے	پھ	کھا	سے	دو
	لو	بو	کو	ڈو	ٹو	پے	تو	یا	ڈا	کھی	دا	چی
	ا	بے	کے	ڈو	ٹے	پو	تے	یو	بھ	کھو	س	د
	ع	ب	ہ	ڈ	م	پ	ر	ن		کھے	ص	چ
	ل	د	ک	ڈ	ث	ٹھ	ط	ص		گا	ث	
	ب		ق			گھ	ت	ی	ف	گی	غ	
										ع		

برجوں کی دوستی اور دشمنی کا حال

نام برج	حمل	سرطان	جوا	عقرب	میزان
دوستی	ثور	حوت	سنبلہ		
	جدی	دلو			
دشمنی	اسد	قوس	سب سے	قوس	

ہر مہینے کی نحس تاریخیں

اِن تاریخوں میں بھی کوئی نیا کام شروع نہ کریں۔ اگر کریگا تو سرانجام نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ نحس ہیں۔ وہ تاریخیں یہ ہیں:۔ تیسری۔ پانچویں۔ تیرھویں۔ سولھویں اکیسویں چوبیسویں پچیسویں۔

الغرض جتنی باتوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اُن سب کا خوب ہی خیال رکھے۔ یعنی نیک و بد ساعات کا۔ نیک و بد دن کا۔ نیک ہفتہ کا۔ صعود و نزول چاند کا۔ قمر در عقرب کا موافقت و ناموافقت طالع کا۔ نیک بد تاریخ کا ان سب باتوں کا خیال رکھکر نیا عمل شروع کرے پھر اس میں پرہیز پورا پورا کرے۔ ترک حیوانات جلالی وجمالی کا لحاظ رکھے۔ باوضو ہے دین پر سودے وغیرہ وغیرہ۔

باب ششم ترکیب حصار کی۔

بعض عمل ایسے زبردست اور سخت ہوتے ہیں۔ کہ ان میں اپنے گرد حصار کرنی پڑتی ہے یعنی کنڈل کھینچنا پڑتا ہے۔ ورنہ خوف ہر تا ہے۔ کہ جن یا موکل اگر صدمہ پہنچا دیں۔ حصار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ الحمد شریف۔ قل ہو اللہ۔ اور آیۃ الکرسی۔ تینوں سورتیں ۳-۳ بار پڑھ کر چھری پر دم کر کے اپنے گرد لکیر کا کنڈل بنالے۔ مگر اس ترکیب سے کنڈل کھینچے۔ کہ دونوں سرے آپس میں مل جاویں۔ اور دھیان رہے کہیں حلقہ ٹوٹنے نہ پاویں۔ بلکہ بعضا کیا کرتے ہیں۔ کہ دونوں سروں کے ملنے کے مقام پر چھری گاڑ دیا کرتے ہیں۔ اور بعض نہیں بھی گاڑتے۔ چھری کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کی انگشت شہادت پر دم کر کے اس سے حلقہ کھینچتے ہیں۔ انگوٹھے کے پاس والی انگلی کو شہادت کہتے ہیں حلقہ کے اندر بعض پاکیزہ کپڑا یا مصلیٰ بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ بعض لکڑی کی چوکی رکھکر اس پر بیٹھتے ہیں۔ بعض حلقہ کے اندر چھری اور پانی کا بھرا ہوا لوٹا رکھ لیتے ہیں۔ الغرض یہ سب

باتیں استاد کے بتانے پر منحصر ہیں۔ اجازت دینے والا جس طرح بتائے اُسی طرح عمل کرنا چاہیئے یعنی جو کچھ تجربہ سے مفید پایا ہے وہ یہ ہے کہ چھُری چھڑی اور پانی کا لوٹا یہ تینوں شئیں اپنے حلقہ کے اندر ضرور رکھے۔ لوٹا اس لئے کہ اگر پیاس لگے۔ یا وضو ٹوٹ جاوے تو فوراً وضو کرے۔ چھُری اس لئے کہ جنگل کا کوئی جانور مثل سانپ بچھو گیدڑ وغیرہ آجاوے تو چھڑی سے اس کو ہٹا دے۔ اور چھُری اسلئے کہ اس سے جن اور بلیات زور کرنے نہیں پاتے۔ اور الگ رہتے ہیں۔ واضح ہو آیتہ الکرسی میں بعض آدمی دھوکا کھاجاتے ہیں۔ مگر ہمارا مطلب اُس آیت قرآنی سے ہے جو اس طرح ہے:۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

بعض شخص الحمد شریف۔ سورۂ اخلاص اور آیتہ الکرسی کے اول اور آخر ۱۱۔ ۱۱ بار درود شریف بھی پڑھ لیتے ہیں ۔

عملیاتِ نادرہ

چونکہ ہم تسخیر قلوب اور حب کے متعلق ہر قسم کے عمل لکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے وہ چھوٹے چھوٹے عمل لکھتے ہیں۔ جو سخت دلوں کو نرم کرنے میں مخصوص ہیں:۔

اول سوا چار انگل کا ایک تنکا لیکر ۳ بار مرتبہ یہ پڑھکر دم کرے۔ اور اپنے داہنے کان میں اٹکا کر سامنے چلا جاوے۔ اس شخص کا دل نرم ہو جائیگا اور تمام غصہ جاتا رہیگا۔ پڑھنت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کا نام محمد کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

دوم کھیعص حمعسق یہ دس حروف ہیں یعنی ک ھ ی ع

ص ح م ع س ق پس ایک ایک حرف کہتا جاوے۔ اور اپنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جائے۔ مگر شروع سب سے چھوٹی انگلی سے کرے یعنی جب ک کہے۔ تو داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جاوے۔ مگر شروع سب سے چھوٹی انگلی سے کرے۔ جب ک کہے تو داہنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی بند کرے۔ پھر جب ہٰ کہے تو دوسری انگلی بند کرے۔ پھر جب یا کہے تو تیسری بند کرے۔ اسی طرح بند کرتا ہوا چلا آوے۔ اور اخیر کو جب ص کہے تو انگوٹھا بھی بند کرے۔ گویا کہ ان پانچوں حروف کے ختم ہونے پر داہنے ہاتھ کی مٹھی بند ہو جاوے۔ پھر دوسرے پانچوں حروف کو اسی طرح کہتا جاوے۔ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں اسی طرح بند کرتا جاوے۔ اور اس کو بھی چھوٹی انگلی سے شروع کرے۔ جب یہ مٹھی بھی بند ہو جاوے۔ تو دونوں ہاتھ بند کئے ہوئے مقابل پہ چلا جاوے۔ اور جب نظر اس پر پڑے۔ تو ہاتھ کھول دے۔ مگر کھولنے میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے۔ یعنی پہلے داہنا ہاتھ کھولے۔ پھر بایاں لیکن شخص اُس پر مہربان ہو جائیگا۔

عمل سوم کسی میٹھے پھل دار درخت کے سبز پتے مثلاً سیب۔ امرود۔ بیر۔ آم۔ انار وغیرہ کے ۷ سبز پتے لیکر ان پر چند قطرے پانی کے ڈالے۔ اور ۷ بار عزیمت ذیل پڑھکر اس پر دم کرے۔ اور سر میں رکھکر سامنے جاوے۔ نرمی سے پیش آویگا۔ عزیمت یہ ہے۔ "لیا دہری سبزی کے پات راجہ راجہ باندھے ہاتھ ہری سبزی مشک ہری راجہ پرجا پیریں پڑی۔ اللہ میری سن میں مجھ میں کام میں کام کر جتنے دل میں دو داو پر مراد کرہ شاد یا علی یا علی"

عمل چہارم داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کو منہ میں ڈالکر اپنے لب سے پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اُلٹی لکھے۔ تاکہ اس کا دیکھنے والا شخص اسے سیدھا پڑھے۔ پس اس کا غصہ فرو ہو جائیگا۔ یہی تاثیر بسم اللہ کے لکھنے کی ہے اور یہی کلمہ شریف کو لکھنے کی

پنجم اسم ذیل کو ۷ مرتبہ پڑھکر اپنے اوپر دم کرے۔ اور جب حاکم یا شخص مطلوب کے روبرو جاوے۔ تب ۷ مرتبہ پڑھکر اسپر بھی دم کرے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ششم ۷ مرتبہ ہر نماز عشا کے وقت سورہ ... پڑھکر دم کرے۔ اور آنکھوں میں لگاوے

ایک چلہ کے استعمال سے سب لوگ اُسے محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گے۔ کلام یہ ہے:
یا عزیز و یا عزیز بین کل عزیز۔ واضح ہو کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اول اور
گیارہ مرتبہ آخر پڑھ لیا کرے۔ اور اگر مرخوشبو کا استعمال کرے۔

ہفتم جمعرات کے روز عشاء کے وقت غسل کر کے نیا لباس پہنے۔ اور خوشبو لگاوے
اور ۱۱ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر کپڑے پر دم کرے۔ پس وہ کپڑا جسکو
دیوے محبت سے پیش آوے۔

ہشتم اگر ہر روز ۳ یا ۷ یا ۱۱ مرتبہ رات کو پڑھ لیا کرے۔ تو ہر قسم کے گزند سے
محفوظ رہے۔ دعا یہ ہے: لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

نہم آیت ذیل کو پان کے ٹکڑے پر دم کر کے جسکو کھلائیگا وہ نرمی سے پیش آئیگا۔
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

دہم اگر ان حروف کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھکر مٹھی بند کرے۔ اور جب شخص مذکور
کے سامنے جاوے تو کھولدے۔ تو وہ شخص اس سے محبت سے پیش آئیگا۔ حروف
یہ ہیں ہ ھل ی ل۔ لیکن ان حروف کا پہلے عمل کر لینا بہت ضروری ہے۔ اور
ان کا عمل یہ ہے۔ کہ ۱۱ روز تک انار کی شاخ سے ریت سے ہر روز سو مرتبہ صبح
کے وقت لکھا کرے یعنی ایک مرتبہ لکھا۔ پھر مٹا دیا۔ پھر لکھا پھر مٹا دیا۔ اسی طرح ہر
روز سو نقش لکھا کرے۔ اور بخور جلاتا رہے۔

اب تسخیر اور حب کے بڑے بڑے عمل لکھے جاتے ہیں

عمل شمسی اس عمل کے کر لینے سے عامل بارعب ہو جاتا ہے۔ اور اسکے چہرے سے
ہیبت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر کسی مجلس میں چلا جاوے تو سب پر اس کا رعب چھا جاتا ہے
اور سب حاضرین اسکی عزت کرنے لگتے ہیں۔ اور اسکی آنکھیں جلال سے ایسی بھری ہوئی
ہوتی ہیں۔ کہ کسی کو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں پڑتی عمل اس طرح ہے
سورج نکلنے سے سوا گھنٹہ پہلے گویا صبح کی نماز سے گھنٹہ بھر پہلے مشرق کی طرف جدھر
سے سورج نکلتا ہے۔ منہ کر کے بیٹھ جاوے۔ دو زانو بیٹھے۔ یا چوکڑی مار کر بیٹھے۔
اور سورج کی ٹکیہ کا تصور باندھے رکھے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد عمل ختم کرے۔ اسی طرح ہر روز کیا کرے۔

جب اس تصور پک جاوے کہ حجرہ کے اندر بجنسہ سورج کی ٹکیہ نظر آنے لگے۔ تب عمل درست جانے اور پھر اس تصور کو حد تک پہنچاوے۔ یعنی اسقدر پختہ کرے کہ جب ذرا سا تصور کیا۔ سورج کی ٹکیہ فوراً نمودار ہوتی۔ اگر اسکو روز پختہ زیادہ کریگا۔ تو اندھیرے میں تصور کے سورج سے چاندنا ہوجایا کریگا۔ الغرض اسقدر تصور پختہ کرچکنے کے بعد عمل پر حاوی ہوگا۔ پھر جس مجلس میں جائیگا۔ بارعب ہوگا۔ عمل والے کی آنکھیں ہمیشہ سُرخ اور خوفناک رہا کرتی ہیں۔ گو یہ عمل پختگی کو پہنچ جاوے۔ تاہم لازمی ہے۔ کہ ہر روز یادہ کثرت کر روزانہ اس کا ورد رکھے ضرور۔ اسم جو پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے یا نور یا ذ الجلال والاکرام اور چونکہ یہ عمل جلالی ہے اسلئے اس میں ترک حیوانات جلالی اور جمالی بہت ہی ضروری ہے۔ یعنی لہسن۔ پیاز۔ ہینگ انڈہ۔ مچھلی۔ گوشت ہر قسم۔ دود۔ دہی۔ مکھن۔ چھاچھ وغیرہ کا پرہیز رکھے۔ صرف دال روٹی کھاوے۔ اور باوضو رہے۔

دیگر عمل حُب

صبح کو نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے اندھیرے میں ایک گوشہ میں تنہا بیٹھکر ۳۰ تسبیح ذیل کی دعا پڑھے۔ اور مطلوب کا دھیان رکھے گویا وہ سامنے بیٹھا ہے۔ تو ۷ روز میں یا حد ۱۱ روز میں مطلب حاصل ہوجائیگا۔ دعا یہ ہے۔ الٰہ الٰہ۔ لا اُسے مجھے ملا اسے۔ مجھ میں بغیر اسے اک گھڑی۔ جمرا اول اور آخر ۱۱-۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

دیگر جفر کے قاعدہ سے عملِ حُب

پہلے طالب کا نام اور اسکی والدہ کا نام لکھے۔ پھر مطلوب کا اور اسکی والدہ کا نام لکھے اور پھر سب کے الگ حروف لکھے۔ پھر اسکی تخلیص کرے۔ یعنی جو حرف ایکدفعہ آگیا ہو۔ وہ دوسری مرتبہ نہ آوے۔ جب اس طرح ہوجاوے۔ تب اس کے زمام نکالے بقاعدہ صدر مؤخر یعنی پہلے اخیر کا حرف شروع میں لکھا۔ اور پھر شروع کا حرف اس کے بعد لکھا۔ پھر اخیر کی طرف کا دوسرا حرف شروع کی طرف سے دوسرا حرف اسکے بعد لکھا۔ اس طرح پر پوری سطر بنالی۔ یہ دوسری سطر ہوئی۔ اس طرح پر مؤخر کرتا جاوے۔ اور سطریں بناتا جاوے۔ جب اخیر کو وہی پہلے والی سطر آجاوے۔ تب بس کرے۔ یہ ازمام پوری ہوئی۔ معاینہ ذیل سے عمل میں آجائیگا۔

نام طالب	نام والدہ طالب	نام مطلوب	نام والدہ مطلوب
اسد اللہ	گوہر	خدا بخش	خاتون

اب ان کے حروف الگ الگ لکھے تو اس طرح ہوئے ۔ ا س د ا ل ہ ک و ہ ر خ د
ا ب خ ش خ ا ت و ن ۔ اب ان کی تخلیص کی یعنی ہر قسم کا ایک ایک حرف رہنے دیا
اس دل ہ ک ورخ ب ش ت ن ۔ اب ان کو صدر مؤخر کر کے زمام نکالنی شروع کرے
(۱) اس دل ہ ک ورخ ب ش ت ت ن (۲) ب و و ت ک س ا خ ر س ن ت ہ ۔
(۳) ن ا ت س ش و ش ل خ ہ ر ک و د (۵) ہ ب ت و س د ن خ ل ا ک ش ۔
(۶) و ن ک ا ر ت و س خ ش ل ر ب (۷) ش ہ ل ب ا د ل و خ س ن د ر (۸) د ش
د ہ ن ک س ب خ ا و ت ل (۹) ل ر ت ش و د ا ہ خ و ب ل س (۹) س ل ک ر ب ت ت
ش ح و ہ د ا (۱۰) اس دل ہ ک ورخ ب ش ت ن ۔

پہلے معائنہ سے معلوم ہوا کہ دس سطروں کے بعد زمام آگئی ۔ یعنی دسویں سطر وہی پہلی والی نکل آئی ۔ پس یہاں عمل ختم کیا ۔ اب ان حرفوں کی عزیمت بنائی تو پہلے کل حرفوں کو غور کر کے ہر اسم ہائے حسنیٰ نکالے ۔ چنانچہ موکل اور اسمائے حسنیٰ یوں نکلے

حروف اس دل ہ ک ورخ ب ش ت ن ۔

موکل ۔ اسرائیل ۔ ہمواکیل ۔ دردائیل ۔ کاکائیل ۔ دردیائیل ۔ فرونائیل ۔ فتحائیل ۔ اسواکیل
میکائیل ۔ جبرائیل ۔ ہرائیل ۔ عزرائیل ۔ قولائیل ۔

اسم حسنیٰ ۔ اللہ ۔ سمیع ۔ دیان ۔ لطیف ۔ ہادی ۔ کافی ۔ ولی ۔ رب ۔ خالق ۔
باقی ۔ شفیع ۔ تواب ۔ نور ۔

الغرض جب موکلوں کے نام اور اسم حسنیٰ نکال لئے ۔ تو اس طرح پر عزیمت بنائی کہ

یا اسرائیل ۔ یا ہمواکیل یا دردائیل یا کاکائیل یا دردیائیل یا فرونائیل یا فتحائیل یا اسواکیل ۔
یا میکائیل یا جبرائیل یا ہرائیل ۔ یا عزرائیل ۔ یا قولائیل بحق یا اللہ یا سمیع یا دیان یا لطیف
یا ہادی یا کافی یا ولی یا رب یا خالق یا باقی یا شفیع یا تواب یا نور ۔

فلاں ابن فلاں علی حب فلاں بن فلاں سرگرداں کن ۔

نام طالب ۔ نام والدہ طالب ۔ نام مطلوب ۔ نام والدہ مطلوب ۔

اس قدر لمبی چوڑی عزیمت تھی ۔ اب قاعدہ سے یہ نکالنا ہے کہ کتنے روز تک عمل کرنا ہے

اور کتنی دفعہ ہر روز پڑھنا ہے۔ قیاس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جتنی سطریں نام کی ہوں اتنے دن
تک عمل پڑھنا ہے۔ اور جتنے حروف ایک سطر کے ہوں۔ اتنی تسبیح ہر روز پڑھنی ہیں۔ جب
جب تک یہ عمل پڑھتا رہے۔ اتنی دیر تک خوشبو جلاتا رہے۔ خوشبو کا نکالنا ہم پہلے بتا چکے
ہیں۔ کہ ایک حرف کے موافق الگ الگ چیزیں مقرر ہیں پس ان سب کو جمع کر کے جلاوے۔
اب اس مثال میں خوشبو مرکب۔ ہوگی اس میں ا ل ک و خ ج ش ت ت

حروف کا خوشبو مرکب۔ صندل سرخ۔ پوست سیب۔ صندل سفید۔ گل بجان۔ کافور۔ گلاب۔
بنفشہ۔ مشک۔ عود سفید۔ جنبہ۔ سنبل الطیب۔ یہ سب اشیاء ملا کر مرکب بنالیں۔ اور آگ پر ڈال

ڈال کر جلا دیں۔ اور یہ دسویں سطریں ترتیب وار لکھ کر ہر روز ایک سطر کاٹ کر روئی میں
لپیٹ کر چنبیلی کے تیل سے تر کر کے چراغ میں جلاوے۔ اور چراغ کی بتی کا منہ مطلوب کے
گھر کی طرف رکھے۔ اور اثنائے عمل میں مطلوب کا تصور رکھے گویا وہ روبرو بیٹھا ہے۔ گو یہ عمل
بظاہر لمبا چوڑا ہے۔ مگر ہے مجرب اور سریع التاثیر۔ اور جس جس نے کیا مجرب پایا۔ عمدہ ترکیب
اسقدر لمبی چوڑی دعا پڑھنے کی یہ ہے کہ اس عامل کاغذ پر لکھ کر سامنے رکھ لے۔ اور پڑھتا
جاوے۔ بڑی سہولیت سے پڑھی جاویگی۔ اگر آٹے کا چراغ بنا کر اسمیں پاکیزہ گھی ڈال کر جلاوے
تب بھی جائز ہے۔ اگر چنبیلی کا تیل یا کوئی اور خوشبودار تیل جلاوے۔ تب بھی جائز ہے مطلب

تو صرف خوشبو سے ہوا کرتا ہے۔ بعض لوگ تلی یا خشخاش کے تیل میں کچھ عطر تھوڑا سا ملا کر
خوشبو بنا لیتے ہیں۔ وہ بھی جائز ہے۔ اور بخورات کے بارہ میں عرض یہ ہے کہ جس قدر
اشیا اوپر لکھی گئی ہیں ہر چند کہ لازم ہے کہ عین وہی چاہئیں۔ اور جائز بھی یہی ہیں۔ لیکن اگر
اس قدر جمع نہ ہو سکیں اور سہولیت کی غرض سے کم خرچ بالا نشین والا کام کرنا چاہیے۔ تو
عود۔ صندل۔ کافور اور مشک ان چار اشیاء کو ملا کر اور اگر اس سے بھی کم خرچ چاہے تو اگر
بتی بنی بنائی جو بازار میں بکتی ہے۔ اور ایک پیسہ کو ایک بتی آتی ہے لا کر رکھے۔ اور عمل کے
وقت زمین یا برتن میں گاڑ کر جلا دوے۔

نعل در آتش کا عمل

نعل در آتش یا نعل در آتش نہادن۔ یہ ایک فارسی محاورہ ہے جو بیقراری کے معنوں میں بولا
جاتا ہے۔ جب یہ بتانا یا ظاہر کرنا ہو کہ فلاں شخص فلاں کسی کی محبت میں بیقرار ہے
تب کہا کرتے ہیں کہ فلاں در رائے فلاں نعل در آتش نہادہ است۔ مگر آپکو معلوم ہے

کہ ہر ایک عمل کی کچھ اصلیت ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ ہر ادارہ کسی وقوع معاملہ کے لحاظ سے بنایا
جاتا ہے۔ جس کی اصل یہ ہے کہ حب اور تسخیر کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ مطلوب کا نام گھوڑے
کے نعل پر لکھکر آگ پر رکھ دیتے ہیں اور خود اسکے پاس بیٹھکر افسوں پڑھتے ہیں۔ جن کی
تاثیر ہے جیسے جیسے نعل گرم ہوتا ہے ویسے ویسے مطلوب کے دل کو بیقراری پیدا ہوتی
جاتی ہے۔ ایسی گرفت ہوتی ہے۔ کہ وہ بے اختیار ہوکر طالب کے پاس چلا آتا ہے۔
چنانچہ یہ عمل اس طرح صحیح کیا جاتا ہے۔ نیک ساعت میں پاکیزہ ہوکر مشکی رنگ گھوڑے
کا نعل لاوے۔ اگر گرا پڑا نہ ملے تو خرچ کرکے کہیں سے اتروا منگاوے مگر مشکی رنگ
گھوڑا نہ ملے۔ تو سرخ گھوڑا ہو جسکے چاروں ناخن سیاہ ہوں۔ پس نعل لاکر اسے دھوئے
اور خوشبو کی دھونی دے۔ پھر حسب ذیل کا نقش لکھے۔

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

یا عجیب　یا عجیب
فلاں بن فلاں محبت فلاں بن فلاں

انار کی شاخ کی قلم بناکر زعفران سے لکھے اگر یہ دستیاب
نہ ہو تو خالص سیاہی نئی یا پاک مٹی سے لکھیں
نقش کے چاروں نام لکھے۔ پھر اسکو نرم آگ میں ڈالکر آپ
پاس بیٹھا ہوا یا عزیز کا اسم پڑھتا جاوے نعل کو درمیان
دائرہ نقش پر بیٹھکر تاثیر اس وقت تک کر جتنی ہو جب پہلے
اس کا عمل یعنی چلہ کر لیا جاوے چلہ کی ترکیب ہے۔ ہر بار نو
ہر کر ہر روز تین ہزار ایک سو چھبیس نقش لکھے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ اس طرح پر چالیس دن کرے
اثنائے عمل میں ترک حیوانات کا خیال رکھے۔ اور کل باتیں جو عمل کے لئے ضروری ہیں جن کا ذکر
پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ان کا لحاظ پورا رکھے۔ لوگ منہ سے حبث بول تو اٹھتے ہیں کہ کتاب میں
فلاں بات لکھی تھی۔ اس کے مطابق ہمنے عمل کیا۔ نہ ہوا۔ اسکی وجہ یہ ہوا کرتی ہے۔
کہ کتابوں میں چھپنے والے صرف نقش اور دعا لکھ جاتے ہیں۔ اسکو عمل میں لانے اور ان کا چلہ
کمانے کی ترکیب نہیں لکھتے۔ ورنہ صرف ایک ہی نقش پندرہ کا کافی ہوا کرتا ہے۔ اور یہی
ہر کام پر برہنہ شمشیر کا کام دیتا ہے۔ ہم ذیل میں پندرہ کے نقش کا پورا چلہ بیان کرتے ہیں۔

پندرہ کے نقش کی زکوٰۃ کا طریق

واضح ہو کہ ہر ایک نقش چار طرح کا ہوتا ہے۔ یعنی آتشی۔ آبی۔ خاکی۔ بادی۔ اور ان چاروں کی
تاثیرات بھی جداگانہ اور طریق استعمال بھی الگ الگ ہوا کرتا ہے۔ پندرہ کا نقش نہایت ہی

حب کے کام آوے اور ہر ایک مطلب کے لئے مجرب ہے۔ مگر سب سے پہلے ضروری امر یہ ہے۔ کہ اس کی زکوٰۃ دیجاوے۔
اور اس کو عمل میں لایا جاوے۔ پھر اس سے جو کام چاہے لے ہرگز خطا نہ کریگا۔ زکوٰۃ کا طریق یہ ہے
کہ چاند رات سے اس کا عمل شروع کرے یعنی جس رات کو نیا چاند نکلے اس رات کو بعد از
عشاء غسل کر کے نئے کپڑے پہنے۔ اور بدن میں خوشبو لگا کر فرش زمین پر بیٹھے۔ اور گیارہ ہزار
مرتبہ درود شریف پڑھ کر اسی جگہ سو رہے۔ مگر درود شریف پڑھنے سے یہ نیت کرے کہ جن
نقش بندہ کی زکوٰۃ دیتی ہے۔ وہ پوری ہو۔ الغرض صبح کو اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر زعفران
کی سیاہی اور نئی قلم سے تین ہزار ایک سو پچیس آتشی نقش لکھے علاوہ ان میں عنبر یا عود لگا کر آگ
میں یکے بعد دیگرے جلاتا جاوے۔ اور اپنا منہ مشرق کی طرف رکھے۔ اسی طرح دس دن تک
برابر کرتا ہے۔ پھر ہر روز اسی قدر آبی نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا پر جا کر پانی
میں ڈالدیا کرے۔ اور نقش لکھتے وقت منہ مغرب کی طرف رکھے۔ اسی طرح دس دن کرے
آبی نقش لکھتے وقت عود جلایا جاوے۔ یہ بیس دن ہوئے۔ پھر دس دن تک بادی نقش
لکھے۔ اور ہر روز اسی قدر یعنی ۳۱۲۵ لکھ کر ہوا میں اڑا دیا کرے۔ یا اونچے درخت کی شاخوں
میں باندھ دیا کرے۔ کہ وہاں لٹکتے جاویں۔ اور نقش بادی لکھتے ہوئے منہ شمال کی طرف رکھے
اور بخور عود و سیاہ کا جلاوے۔ اسی طرح دس دن کرے۔ پھر اخیر کے دس دن اسی طرح ہر روز ۳۱۲۵
خاکی نقش لکھ کر زمین میں دبا دیا کرے۔ اور تمام عمل میں منہ جنوب کی جانب رکھے۔ اور بخور میں
شکر جلاتا ہے۔ بعض استاد ایسا بھی کرتے ہیں کہ خاکی نقش لکھ کر زیر زمین دفن نہیں کرتے۔
بلکہ ایک کپڑے میں دریا کا صاف اور پاکیزہ خشک ریت بھر کر شاخ انار کی قلم سے لکھ لکھ کر
مٹاتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح پر تعداد پوری کر لیتے ہیں۔ جب اس طرح پر عمل کرتے کرتے چالیس دن پورا
ہو جاوے۔ تب زکوٰۃ پوری سمجھے۔ پھر اخیر کو نماز دوگانہ یعنی نفل شکرانہ ادا کرے۔ اور پھر رات
۱۱ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر صبح کو شیرینی پر فاتحہ بروح سرور کائنات علیہ السلام دلا کر
تقسیم کرے۔ پس یہ عمل پورا ہوا۔ اور نقش مسخر تمہارے بس میں ہوگیا۔ اب جس کام کے لئے
اسے کروگے پورا اتریگا۔ ایسی برہنہ شمشیر ہے کہ کبھی خطا نہیں کرتی۔ اس کا وار کبھی خالی
نہیں جاتا۔ حاضرات کے لئے اگر کانسی کے کٹورے کے اندر کی نقش بندہ کا لکھ کر
جسکے پر سیاہی لگا کر اس کٹورہ میں تیل بھر کر کسی نابالغ لڑکے پاک صاف کے ہاتھ میں پکڑا دو۔
اور اسے تاکید کر دو کہ اس کے اندر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے۔ تو چند منٹ کے عمل سے اس کو

جنات کی کچہری نظر آنے لگیگی۔ پھر بادشاہ سے جو مطلب چاہو۔ دریافت کرو۔ اگر کشائش رزق کے لئے بادی نقش لکھکر کسی اونچے پھلدار درخت سے لٹکا دوگے۔ تو رزق بہت پہنچیگا۔ اگر محبت کیلئے آتشی نقش لکھکر آگ میں ڈال دوگے۔ تو مطلوب مائل ہوجائیگا اور مقہوری امداد کے لئے خاکی نقش لکھکر پرانی قبر میں دبا دوگے۔ تو عمل درست ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس ہر جس کام کیلئے لکھا کروگے۔ فوراً تاثیر ظاہر ہوا کریگی۔ گو یہ دقت طلب ہے۔ اور فرخ اقبال شخص کا کام ہے مگر ہے بہت مجرب! یہ سربستہ رازوں میں سے ہیں۔ ان کے نقش چاروں قسم کے درج ذیل ہیں

خاکی

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	عزرائیل	۶

بادی

۴	۳	۸
۹	۵	اسرافیل
۲	۷	۶

آبی

۸	۳	۴
میکائیل	۵	۹
۶	۷	۲

آتشی

۶	جبرئیل	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

واضح ہو کہ جس خانہ میں ہندسہ (۱) لکھا جاتا ہے۔ اسی خانہ میں موکل کا نام بھی لکھا جاتا ہے۔ اور ان کے بھرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ نقش آتشی ایک سے شروع کرکے ترتیب وار ۲-۳-۴ ہندسے لکھے جاتے ہیں۔ اور ۹ پر ختم کرتے ہیں لیکن آبی نقش ہندسہ ۶ سے شروع کرے یعنی ۶ پھر پھر ۸ پھر ۹ پھر ۱ پھر ۲ پھر ۳ پھر ۴ پھر ۵۔ اور بادی نقش ہندسہ ۴ سے شروع کرکے حسب طریق بالا بھرے۔ اور خاکی نقش ۸ سے شروع کرکے حسب ترکیب کو تمام کرے۔ عمل تمام ہوگا۔

شانہ کا عمل

قسمت میں ہے یہ زلف گرہ گیر دیکھنا ۔ اے شانہ میں میرا خط تقدیر دیکھنا

یہ گو اردو کی معمولی غزل ہے۔ مگر اس کا صحیح مطلب بتانا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ معلومات کا بہت گہرا راز ہے۔ شانہ لفظ فارسی ہے۔ جسکے دو معنی ہیں۔ یعنی کنگھی اور مونڈھا۔ اب دونوں معنوں سے اسکا کچھ مطلب نہیں نکل سکتا۔ کہ شانہ میں کس طرح پر تقدیر کا نوشتہ دیکھ سکیگا۔ مگر بات یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جلال آباد علاقہ کابل کے نواح میں ایسے عامل ہوا کرتے تھے۔ جو دنبہ یا بکرے کو سال بھر تک خاص ترکیب سے پالا کرتے تھے۔ یعنی کسی خاص تاریخ سے اسکو پالنا شروع کرتے تھے۔ اور ہر روز کچھ اسم پڑھکر اسپر دم پھونکا کرتے تھے۔ اور جو شئے از قسم گھاس یا دانہ اسکو کھلانا ہو۔ اسپر بھی کچھ اسم پڑھ کر پھونک کر کھلایا کرتے تھے۔ پھر نوروز کے دن عین آفتاب کے برج حمل میں داخل ہونے کے وقت کچھ اسم پڑھکر کسی خاص ترکیب سے اس کو ذبح کرتے تھے۔ اور اسکی دونوں شانوں کی ہڈیاں صحیح اور سالم نکال لیتے تھے۔ پس اپنا شانہ کی

ہڈی کو دیکھکر ہر شخص کی قسمت کا آئندہ حال بتا دیتے تھے۔ اور بائیں شانہ کی ہڈی کو دیکھکر گذشتہ حال ہو بہو کہہ دیتے تھے۔ یہ شانہ بینی کا عمل نہایت ہی زبردست تھا۔ اب یہ عمل گم ہو گیا ہے۔ اور شانہ بین لوگ نہیں ہے۔ خیر یہ تو ایک تمہیدی بات تھی۔ اور اس سے صرف یہ ظاہر کرنا تھا۔ کہ شانہ پر بڑے زبردست عمل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حب کا ایک بڑا زبردست عمل اسپر چلتا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ نیک ساعت میں بکرے کی شانہ کی ہڈی سالم لاوے۔ متعصب لوگ اس ہڈی کو باہر نکالتے ہی خراب کر دیتے ہیں۔ یا تو اسکے اندر چھری مارکر شگاف کر دیتے ہیں۔ یا اوپر سے سرا توڑ ڈالتے ہیں غرض جس طرح ہوسکے شانہ کی ہڈی صحیح سالم لاوے۔ اور نیک ساعت میں قلم سے اور پھر اسکے دونوں طرف یہ دونوں نقش لکھے۔ یعنی ایک طرف ایک نقش اور دوسرا دوسری طرف۔ اور ہر ایک نقش کے نیچے چاروں نام لکھے۔ پھر شانہ کو ہلکی آگ میں ڈالدے نقش معظم یہ ہیں۔

پہلا نقش — دوسرا نقش

۱۶۰ ۱۱۱۹ ۱۱ ۱۱ ۱ اللہ

۰ ۱۱ ۲ ھ ۹۱ م

لیکن یہ ضرور کہونگا کہ ہر ایک نقش کی پہلے زکوٰۃ دے تب عمل کرے ورنہ ناکامی کی شکایت نہ ہو کیونکہ یہ کوئی شرط نہیں کہ کاتا اور لے دوڑے حقیقت میں چلہ بہت ضروری شے ہے۔ اور ہر ایک نقش کو حب تک ۴۰ روز یا ۲۱ روز یا کم از کم گیارہ روز تک کئے وہ کام نہیں دیتا۔

نقش سورۂ اخلاص

سورۂ اخلاص قل ہو اللہ احد کو کہتے ہیں۔ اور یہ سورۂ اخلاص اور محبت کیلئے بے مثل ہے۔ مگر اسکو نقش کی زکوٰۃ ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ زکوٰۃ یہ ہے کہ سوا لاکھ نقش لکھکر دریا میں ڈالدے یا آٹے میں ڈالکر گولیاں بناکر مچھلیوں کو کھلائے۔ ۴۰ دن تک اگر ہر روز ۳۱۲۵ بار نقش لکھا کریگا تو چلہ پورا ہو گا بعد زکوٰۃ جب چاہے تب لکھکر درخت اندر پر لٹکا دے جیسے جیسے ہوا لگے گی مطلوب بیقرار ہو کر دوڑا آئیگا۔ اور اگر زکوٰۃ نہ دے سکے تو ہر روز بسم اللہ جینی کاغذ سے کاغذ پر ایک نقش لکھکر فتیلہ بنالیا کرے سلوٰ پاکیزہ روئی میں لپیٹ کر چنبیلی کے تیل سے جلاوے۔

اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرے۔ ۲۱ دن تک اسی طرح جلاتا رہے۔ اور جب تک چراغ جلتا رہے آپ آنکھیں بند کرکے مطلوب کا تصور کرے۔ گویا مطلوب سامنے بیٹھا ہے اور سورۂ اخلاص برابر پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ ۲۱ دن میں مطلب پورا ہو جائیگا۔

نقش معظم یہ ہے۔

قل	هو	الله	احد
الله	الصمد	لم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	له	کفوا	احد

عمل یٰس شریف

اگر ۲۱ روز تک سورۃ یٰسین شریف ہر روز ۴۱ بار پڑھکر شیرینی پر دم کیا کرے۔ اور ساتویں روز تک وہ شیرینی کسی کو کھلاوے تو کھلانے والے سے محبت کریگا۔

دیگر نوچندی جمعرات سے شروع کرے اور ہر روز بعد از عشا اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ایکسو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ ۱۱۔ یا ۲۱ دن میں مطلب حاصل ہوگا۔ دعا یہ ہے۔ اللھم اجعلنی محبوب فی قلبی یحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح مطلوب تمھید کھے۔ اور نام لیا کرے۔

نقش پندرہ کی ایک اور عجیب و غریب ترکیب

پہلے ۳ روز ۳ ہزار بار لکھے۔ تاکہ ۳ دن میں ۹ ہزار نقش پورے ہو جاویں۔ بعد ۳ روز کے چوتھے روز سے ہر روز ایک ہزار بار ہر روز لکھا کرے۔ اور ۳ دن تک اسی طرح لکھے تاکہ ۳ دن میں ۳ ہزار یہ بھی ہو جاویں۔ گویا ۶ روز میں ۱۲ ہزار نقش لکھے گئے۔ پھر ہر روز ایکبار نقش لکھا کرے اور ۱۱ دن تک اسی طرح لکھتا جاوے۔ پس ۱۱ دن کے اس عمل سے نصاب یعنی زکوٰۃ پوری ہو جائیگی۔ اسکے بعد ہر روز پندرہ یا کم از کم ۹ نقش ہر روز لکھا کرے۔ اور اسکی مداومت رکھے تاکہ عمل پر چڑھا ہے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ نوچندی تاریخ سے شروع کرے پہلے روز ایک دوسرے روز دو تیسرے روز ۳ لکھے اسی طرح ایک ایک نقش روز بڑھاتا جاوے۔ جب پورے پندرہ نقش تعداد میں پہنچ جاویں تب ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب ایک پر پہنچے۔ پھر بڑھانا شروع کرے۔ اسی طرح سوا مہینہ یعنی ۴۰ دن عمل کرے۔ بعد اختتام ہر روز ۹ دفعہ نقش لکھ لیا کرے۔ عمل بیدار رہیگا۔ تیسری ترکیب ہے کہ ۱۰۰ نقش ہر روز لکھکر اور سو روز تک یعنی ۱۰۰ دن تک لکھے۔ بعد سو روز کے ایک ایک نقش کم کرتا جاوے۔ جب ایک نقش پر نوبت پہنچ جاوے۔ تب چلہ پورا سمجھے۔ بعد ازاں ہر روز پندرہ یا ۹ نقش لکھ لیا کرے۔ تاکہ عمل بیدار رہے۔ پس اس نقش سے کل بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔ فتوحات از حد ہوتی ہیں محبت کے لئے تیر بہدف ہے۔ تسخیر کیلئے اکسیر تاثیر ہے۔ نقش معظم یہ ہے۔

٢	[illegible]	[illegible]
[illegible]	٥	١
[illegible]	[illegible]	[illegible]

دیگر حب بین المرئ و زوجہ

اگر کسی عورت کا خاوند اس سے بدسلوکی کرتا ہو۔ تو اس نقش کو لکھکر عورت اپنی بانو پر باندھے۔ انشاء اللہ سلوک سے پیش آئیگا۔ اس نقش پر جہاں فلاں فلان چار دفعہ لکھا ہے۔ وہاں مرد اور عورت کا نام اور انکی والدہ کا نام لکھے۔ مگر اس نقش کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ۲۱ دن تک ہر روز ۱۰۰ نقش لکھے اور اونچے درخت پر باندھ دیا کرے مگر شروع چاند سے عمل شروع کرے قلم سارے قریب بنائے اور صبح کیوقت لکھا کرے۔ اور صندل سرخ سے لکھا کرے۔ اور کافور کا بخور جلائے۔ جب چلہ پورا ہو جائے۔ تب ہر روز ۹ تعویذ ہمیشہ لکھ لیا کرے۔ تاکہ عمل پورا قایم رہے۔ پھر جب چاہے۔ لکھکر کسی عورت کو دے۔ اور اسکی تاثیر کا تماشہ دیکھے۔ کہ قدرت خدا سے کس طرح جلد اثر کرتا ہے۔

نقش منقلہ یہ ہے

۵	۲	۹	ع
و	ف	ع	ط
۵۲	ن	۲	۱
فلان	فلان	فلان	فلان

نقش ۹۴ کا جو پاس رکھنے سے خلقت کی نظروں میں بارعب کرتا ہے

اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو خلقت کی نظروں میں عزیز ہوگا۔ اب اسکی زکوۃ کا طریقہ سن لیجئے۔ کہ ہر روز پاک صاف قلم سے پاکیزہ کاغذ پر زعفران سے ۹۴ نقش لکھا کرے اور زمین میں گاڑ دیا کرے اسی طرح ۹۴ روز تک کرے۔ اور بعد اختتام میعاد پر ہر روز ۱۶ نقش لکھ چھوڑا کرے۔

۲۳	۳۶	۲۹	۱۶
۹۸	۱۶	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۴۵	۲۰	۱۹	۳۰

مسمریزم کے طریق سے تسخیر اور حب کا عمل

نہایت مجرب اور صحیح عمل ہے۔ اور جس جس نے اسے محنت سے کیا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پہنچا ہے۔ طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر روز رات کو ایک الگ مکان میں جہاں کوئی دوسرا شخص نہ ہو۔ یہ عمل کرے۔ چراغ بجھا دے۔ اور خود دو زانو ہو بیٹھے۔ آنکھیں بند کرے۔ اور دونوں ہاتھوں میں لوح عمل پکڑے۔ لوح عمل کا ذکر آگے کیا جائیگا۔ آنکھیں بند کرکے مطلوب کا تصور باندھے۔

چند روز تک تصویر کا بیان خوب ہوگا پھر تو تصویر ٹھیک نہیں بنا کریگا۔ پھر رفتہ رفتہ درست ہو جائیگا
مگر جب مطلوب کا تصویر ٹھیک بند ہونے لگے تب تصور کرے کہ میں اسکا دل اپنی طرف کھینچ رہا ہوں جب
تصور درست ہو جائیگا۔ تو مطلوب مقصد بیقرار ہوگا کہ وہ ٹھیر نہیں سکیگا اور بے اختیار ہو کر عامل کے پاس چلا
آئیگا۔ ایک دوسرے عمل کا حال سنیئے جست کی موٹی چادر لیکر اسکو دو ٹکڑے مستطیل اسطرح کر بنا [ ]
اور دو گول جوڑے تانبے کے چونی کے برابر گول بنوا کر ان دونوں تختیوں کے بین درمیان میں بطور میخ
لگوا دے۔ اسطرح پر [ایک تختہ] بس لوح عمل تیار ہوگئی اب ان دونوں تختیوں کو انہی دونوں ہاتھوں میں
خوب دبا کر پکڑے رہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی سے ملی رہیں۔ اور اسطرح مضبوط پکڑے رکھے۔ اور کبھی کبھی سہلاتا
رہے۔ یعنی ڈھیلا چھوڑ کر پھر دبا کر پکڑ لیا کرے۔

ایک اور سربستہ راز۔

سورۂ یٰس شریف کو اس بارہ میں بہت بڑا دخل ہے۔ یہ سورت ایسی مبارک ہے کہ جس کام کیلئے
پڑھی جاتی ہے اس میں کامیابی ہوتی ہے۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ ۷ روز تک ہر روز سو بار شکر پر دم کر کے کھلا دے
تو عورت حاملہ ہو۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو پانی پر دم کر کے پلاوے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے اور اگر جانکنی کی تکلیف ہو
اور اسے سنا دے۔ تو تکلیف دفع ہو اور وہ شخص بہ آرام سے انتقال کرے اگر تسخیر خلائق اور حب خلائق کیلئے پڑھے
تو خلقت میں عزیز ہو۔ اگر مال گم ہو جاوے۔ تو پانی کا بھرا ہوا کٹورہ رکھ کر لوٹا اپنی ایک ایک نام لوٹے کو اندر ڈالتے
جاویں۔ اور سورۂ یٰس پڑھتے جاویں پس جب چور کا نام ڈالا جائیگا۔ تو لوٹہ خود بخود گھوم
جائیگا۔ اگر کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ تو بہ نیت حیات شکر پر ۷ مرتبہ دم کر کے بچہ کو
کھلائے تو خدا کے فضل سے بچہ زندہ رہے۔ اب اسکی زکوٰۃ اور عمل کا نہایت آسان طریق یہ ہے
عروج ماہ سے شروع کرے ۴۰ دن تک پڑھے۔ ہر روز ۱۱ مرتبہ پڑھا کرے پس بعد عمل اگر
ہر روز بعد نماز پنجگانہ اگر ایک ایک مرتبہ سورۂ یٰس شریف کو ایک ایک دانہ فلفل پر پڑھ کر دم
کرے۔ اور آگ میں جلا دیا کرے۔ تو ۴۰ روز نہیں گذرنے پائیں گے۔ کہ مطلوب حاضر ہو جائیگا
اور اگر ۷ لوہے کے کیل جو ایک ایک انگل کے برابر لمبے ہوں۔ لیکر ہر ایک پر ۷۔۷ بار سورۂ یٰس
شریف پڑھکر دم کرے اور چولہے میں گاڑ دے۔ تو جب سے آگ جلیگی۔ اور وہ کیل گرم ہونگی۔
تو مطلوب بے اختیار ہو جائیگا۔ اور اگر گیارہ مرتبہ درود شریف اول و آخر گیارہ مرتبہ [illegible]
اور درمیان میں ۷ مرتبہ سورۂ شریف پڑھکر کسی مٹھائی پر دم کرے۔ اور مطلوب کو کھلائے
تو وہ اسکے عشق میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور اگر کسی سے عداوت رکھتا ہو۔ تو عداوت سے باز آکر

اُلفت کرنے لگیگا۔

دیگر:- پیر بابدھ سے شروع کرے صبح کے وقت بعد نماز مطلوب کا تصور کرکے پڑھا کرے یہ تسبیح دعائی پڑھے۔ اور گیارہ گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف پڑھا کرے دعا یہ ہے لا الٰہ کو الا اللہ جیسے ملا۔ محمد الرسول اللہ جلدی ملا۔ ۱۱ روز کے عمل سے مطلب حاصل ہوگا۔

دیگر:- درود ہزارہ مع اکبر اکبر تین مرتبہ پڑھ کر کسی پھول پر دم کرے تو جو اسے سونگھے گا۔ وہ سنگھانیوالے سے محبت کریگا۔ اور اگر پان پر دم کرکے کھلائیگا تو کھلانیوالے سے کھانے والا محبت کرے گا۔

دیگر:- اگر آیت محبت کو ہر روز چالیس بار پڑھکر مٹھائی پر دم کرے اور کسیکو کھلاوے تو چند روز میں وہ تابعدار ہوجاوے۔ آیت محبت یہ ہے۔ يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ

دیگر:- اگر مرغ سفید کے انڈہ پر یہ نقش لکھکر نرم آگ میں دبادے تو ۲ روز کی ملاوت سے مطلب حاصل ہو۔ مرغ سفید کا انڈہ ہونا ضروری ہے نقش معظم یہ ہے

۳ ۱۲ ۱۱ ۱۳ ۵۵ ۳ طو

فلان بن فلان علی حب فلان بن فلان الساعۃ الساعۃ

الساعۃ الوحا الوحا الوحا العجل العجل العجل العجل

دیگر:- منگل کے روز باوضو ہوکر جو کی روٹی پکا کر اور اسکے ۸ ٹکڑے ایک برابر کرے۔ اور ہر ایک ٹکڑے پر یہ آٹھواں شکال لکھکر کتے یا کتیا کو لکھکر کھلاوے اگر مرد کیلئے عمل ہے۔ تو کتے کو کھلاوے۔ ورنہ کتیا کو۔ اور یہ عمل ۸ منگل تک کرے یہ شکال ٹکڑوں پر لکھنے کی ہیں ذیل ہیں

مع ولو محمد علم طے یا بدع یلیعے مطلوب

چند سفلی ترکیبیں بھی لکھی جاتی ہیں

عمل دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک علوی دوسرے سفلی جو عمل پاکیزہ اور کلام ربانی کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ وہ علوی ہوتے ہیں۔ اور جو اسکے برعکس ہوتے ہیں وہ سفلی کہلاتے ہیں۔ اہل اسلام کے ہاں سفلی عملیات گناہ میں داخل ہیں۔ کیونکہ اسمیں شیاطین سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو علوی عمل کے ہوتے ہوئے سفلی عمل سے پرہیز چاہیئے۔

اول بعض گیدڑوں کے سروں میں ایک چھوٹی سی فرزونی فل جہالے کے ہوتی ہے جسکو گیدڑسنگی بولتے ہیں۔ اگر پکھ نچھترا توار میں اس سنگی کو دبوچے۔ اور سیندور کا ٹیکا لگائے۔ اور منتر ذیل کا ۱۰۸ بار جاپ کرے۔ تو وہ سنگی سدھ ہوا ہو۔ پھر اُسے نوچندی اتوار کو عرق گلاب میں گھسکر جس کے کندھے یا دامن پر لگائے وہی ہمکا مطیع ہو جاوے۔ منتر یہ ہے:۔

• کنگ جن کا پانی لاون۔ گیدڑسنگی سدھ کراون جسکے کاندھے لادن جائے وہی میرے بس ہو آئے۔ جو نہ سا ہے میرا کام۔ مہادیو کے اس کو آن۔ گورکھ کی دوہائی۔ گیدڑسنگی سدھ ہو جائے" ؛

دوم۔ ایک چھوٹی سی سپاری اتوار کو خرید لادے۔ اور اُسی دن اس کو سندور کا ٹیکا اور بالوں کی دھونی دیکر ایک ڈبیا میں بند کر کے رکھ چھوڑے۔ جب کبھی سورج یا چاند گرہن ہو تو کمر تک پانی میں جا کر وہ سپاری نگل جاوے۔ اور یہ منتر پڑھتا رہے جب گرہن ختم ہو جاوے تب باہر نکل آوے۔ دوسرے روز جب پاخانہ پھرے تو اس میں سے وہ سپاری ثابت نکالکر دھو کر اچھی طرح صاف کر کے رکھ چھوڑے۔ پس جس کو اس کا ایک ٹکڑا پان میں کھلا دیگا۔ وہی اسکے کہنے میں ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے:۔ "کالے بن کے کل چھڑی گرہن لگے غوغائے۔ گرہن سپاری کھاتے ہی میرے بس میں ہو جاوے۔ دوہائی مہادیو کی دوہائی گورو گورکھ ناتھ کی"۔ لیکن اس بات کا خیال رہے۔ کہ نہ چاند اور سورج کی طرف ہو۔ اور پانی ناف سے قدرے اوپر ہو نیچے نہ رہے ؛

سوم:۔ اگر ہاتھوں کے دسوں ناخنوں کو اتار کر اتوار کو جلا کر راکھ کریں۔ اور اس راکھ کو پان میں رکھکر کسیکو کھلاویں تو کھانیوالا اسکے کہنے میں ہو جائے گا۔

چہارم:۔ کالی گائے کا مکھن اتوار کو لا کر گھی بنا کر رکھ چھوڑے۔ پھر کنواری لڑکی کے پاس سے روئی لا کر بتی بنالے۔ اور اس کو بھی حفاظت سے رکھ چھوڑے۔ پس دوالی کی رات کو دریا کے کنارے جا کر مذکورہ بالا روئی اور گھی کا چراغ جلا دے۔ اور جب گیدڑ پہلی آواز دے۔ تو اسوقت چراغ روشن کرے۔ اور کاجل اتار لے حفاظت سے رکھے۔ بس وہ کاجل جس کی آنکھوں میں ڈالکر جسکے روبرو جائیگا۔ وہی اس سے محبت کریگا۔ جب تک کاجل لگا نہ لے آپ یہ منتر پڑھتا رہے۔ "اوم رہانگ سر مینگ۔ رہونگ۔ موہنی بس کرو سواہا"۔

پنجم:۔ کسی اکیلے مکان میں برہنہ ہو کر چوکڑی مار کر بیٹھ جاوے۔ اور اپنے آگے چراغ جلا کر رکھے۔

تاکہ بنا مایہ سامنے آجاوے بس ۱۰۱ بار یہ منتر پڑھے۔ پھر جب جلد اٹھ کھڑا ہو۔ اسی طرح اا روز کرے۔ مطلب حاصل ہو جائیگا۔ منتر یہ ہے " یا ابلیس یا شیطان میری کل بنکر فلانے کو ران۔ سوتے کو جگالا۔ بیٹھے کو اٹھالا۔ نہ لاوے تو اپنی ماں کا دودھ پیا حرام کرے"

ششم۔ منہ۔ لوگ جو دریا کے کنارے سو اکین کرکے او چیز کو پھینکدیتے ہیں وہ بہت سے جمع کرکے سکھا چھوڑے۔ پس دسہرہ یا دیوالی کی رات کو اکیلا جنگل میں جاوے اور آبادی سے دور جہاں کہیں پیپل یا بڑہ کا اکیلا درخت کھڑا ہو اسکے نیچے جاکر ایک چولہا بناوے اور اس کھوپری میں چاول پکاوے۔ اینہ بن کی بجائے وہی تسو اکیں تلے جلتے۔ مگر اپنے گرد ایک بڑا کنڈل کھینچ لے۔ اور اسی کنڈل کے اندر بیٹھکر سب کچھ کرے۔ اور چولہا بھی اسی کے اندر بناوے۔ اور جب تک چاول پکیں۔ آپ منتر ذیل کو پڑہتا جاوے۔ کڑا دل کرکے بیٹھے۔ اور ہرگز نہ ڈرے۔ بہت سی خوفناک شکلیں دکھائی دیں گی۔ اور کنڈل کو چاروں طرف سے آگھیرینگی مگر اندر نہ آسکیں گی۔ اسلئے بیفکر ہو کر اندر بیٹھا رہے۔ جب چاول پک کر گل جاویں۔ تب اس کھوپری کو اٹھاکر درخت سے مارے۔ کچھ چاول درخت سے چپک رہ جائینگے۔ اور کچھ گر پڑینگے۔ پس ان دونوں قسم کے چاولوں کو الگ الگ پہچان کر رکھے۔ جو چاول چپک کر رہ گئے تھے۔ اگر ان میں سے ایک دو دانے کسی کو مٹھائی میں کھلائی گا۔ تو وہ شخص اسی کا ہو جائیگا۔ اگر گرے ہوئے چاولوں سے ایک دو دانے کھلائیگا تو متنفر ہو جائیگا۔ مگر ان چاولوں کو دھوپ میں اچھی طرح سکھا کر خشک کرلو۔ گیلے بند کرکے رکھوگے تو سڑ جائینگے۔ کنڈل نکالنے کا منتر یہ ہے:۔ آیۃ الکرسی وین قرآن۔ چودہ طبق تو نی رحمان۔ آیۃ الکرسی دین ہزاری محمد رسول اللہ تیری اسواری۔ لنکا سیالکوٹ سمندر کی کھاری۔ یا حضرت سلیمان پیغمبر تیری دوہائی۔ ہو ہو عنہ اس منتر کو پڑہکر چھری پر دم کرے۔ اور چھری سے ایک حلقہ ایسا کھینچے۔ کہ لکیر کہیں ٹوٹنے نہ پاوے۔ اور جہاں کنڈل کے دونوں سرے مل جاویں۔ وہاں چھری گاڑ دے۔ پس اسکے اندر بیٹھکر کل عمل کرے۔ اور چاولوں کے پکنے تک۔ یہ عمل پڑہتا جاوے۔ منتر یہ ہے:۔ درنا کے سے چاول لاؤں۔ گنگا جل سے کھیر پکاؤں۔ بیر کو یہ کھیر کھلاؤں۔ پھر دکھلا کر سب میں لاؤں۔ کیلوں تیرے ہات۔ بتا جن تجھے جنایو ہے۔ کیلوں تیرے من بھائی جن تجھے گود کھلایا ہے۔ انت کیلوں بنت کیلوں۔ کیلوں بیوں نت۔ جاگیر ہو جاگو جس کا م میں ڈالوں سب میں لاگو۔

محمد اسلم خان تاجر کتب لاہور۔ اکبری منڈی چوک نواب صاحب